

Q: 01

انسانی حقوق

تعارف:-

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا بنیادی تصور یہی نوع انسان کے احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن حکیم کی رو سے اللہ رب العزت نے نوع انسانی کو دیگر تمام مخلوق پر فضیلت و تکریم عطا کی ہے۔ قرآن حکیم میں شرف انسانیّت و جنابت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق آدمؑ کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اس طرح نسل آدم کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا کی گئی۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے“
(بنی اسرائیل)

ترجمہ:

”ہم نے انسان کو بہتر بنی صافت پر بنایا ہے“
(الین)

اسلام ایک مکمل صراطِ حیات ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ

بنیادی انسانی حقوق کا ایک جامع منشور عطا کرتا ہے۔

بنیادی انسانی حقوق خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں:-

۹ ذی الحجہ کو حج تہ موقع پر میدان عرفات

میں آیت نے ارشاد فرمایا:

”لوگو! میری بات سنو! میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ

کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہو سکیں گے۔“

(ا) مساوات انسانی کا تصور:-

”اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی

مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں

جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم

انگ انگ بیجانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت

وکرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا

سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔“

اور فرمایا:-

”مہنہ کسی عرب کو بھٹی پر کوئی فوقیت

حاصل ہے نہ کسی بھٹی کو کسی عرب پر، نہ

کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔

پاں! بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ

تقویٰ ہے۔“

(ii) حقوق کی ادائیگی کا حکم:-

آیت نے

لوگوں کو حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔
آیت نے ارشاد فرمایا:
”وقریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے
حصنہ تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں
پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ
سایاں آفرت لے کر بیچیں اور اگر ایسا ہوا
تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں
گا۔“

(۱۱۱) نسلی نفاذ کا فائدہ:

آیت نے ارشاد فرمایا:

”قریش کے لوگو! خدا نے تمہارے
جھوٹی نفوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا
کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی
کٹناش نہیں ہے۔“

(۱۲) زندگی کا حق:-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں
ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی
گئی ہیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے
جیسی اس دن کی اور ماہ مبارک کی اور
خاص اس شہر مکہ کی۔ تم سب خدا کے حصنہ
جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اہمال کی باز پرس
فرمائے گا۔“

(v) افراد معاشرہ کا حق :-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

(vi) غلاموں کا حق :-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”اپنے غلاموں کا خیال رکھو، یاں غلاموں کا خیال نہ رکھو، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی بیخاؤ جو دیکھتے ہو۔“

(vii) وراثت کا حق :-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”لوگو! فدا نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا، اب کوئی کسی وارث کے حق کے لیے وصیت نہ کرے۔“

(ix) معاشرتی شناخت کا حق :-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”جو کوئی ایسا نسب بدے گا یا کوئی غلام اپنے آقائے مقابلے میں کسی اور کو ایسا آقا ظاہر کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔“

(x) قانون کی اطاعت :-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز
بھجوا رہا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ
ہو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا
کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات
میں فلو سے بچنا کہ تم سے پہلے لوگ اپنی
باتوں کے سلب ہلاک کر دیے گئے۔“

(xi) عوام الناس کا پیغامِ ہدایت سے آگہی کا حق :-

آیت نے ارشاد فرمایا:

”سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں
انہیں جانیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان
لوگوں کو بتادیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو
سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ
سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔“

(xii) اسلامی ریاست میں عینر مسلمانوں کے حقوق :-

جس طرح ایک مسلمان کی زندگی
محفوظ ہے اسی طرح اسلامی ریاست ایک
عینر مسلم سہری کو بھی زندگی کا تحفظ فراہم
کرے گی۔ اسی حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ
ہے۔

ترجمہ :-

”نبی کریم کے دور میں ایک مسلمان نے
ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ حضور نے قصاص کے
طور پر اس مسلمان کے قتل کیے جانے کے لیے
قلم دیا۔“

خلاصہ بحث :-

اسلام نے تمام طبقات کے
حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہے ان حقوق
کا تعلق خواہتیں سے ہو، بنیادی انسانی
حقوق سے ہو، غیر مسلموں کے حقوق سے ہو۔
جب کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ
پہلی وحی سے ہوتا ہے اور پھر خطبہ حجتہ
الوادع میں آئی ہے جس تفصیل کے ساتھ
تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے
اس کی مثال تاریخ میں اور آج نہیں ملتی

ہے۔

Q: 02

اسلامی تہذیب

تعارف :-

اسلامی تہذیب کا آفتاب منی اکرام کے اعلان نبوت کے ساتھ طلوع ہوا۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد باقی تمام باطل تہذیبوں کے مقابلے میں ”کلمہ حق“ پر مبنی ہے۔ اس تہذیب نے جاہلی، ایرانی، مصری، یونانی، ہندوستانی، مجوسی، یہودی اور نصرانی تہذیب کے تمام بنوں کو یاں یاں کر دیا۔ ایک واحد خدا نے ہر ایمان نے اس تہذیب کو اتنی قوت بخشی کہ پھر اس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکیں۔ عقائد، عبادت، اعمال اور اخلاق کا الیہ کامل ضابطہ کسی کے پاس نہ تھا یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب غالب ہوئی گئی اور باقی تہذیبیں اس کے مقابلے میں دم توڑتی چلی گئیں۔ اس میں تمام مسلمانوں کو ایک الیہ نظام تعلیم دے دیا گیا جہاں قرآن اور صاحب قرآن کا نظام ہوں۔ اس حوالے سے اقبال کا ایک شعر ہے۔

وہ فائقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

فکر عرب کو دے کے فرنگی ٹھیللات

اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات :-
اسلامی تہذیب کی خصوصیات درج

ذیل ہیں

(۱) عقیدہ توحید:

اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ

توحید پر ہے جو کہ اسلامی تہذیب کی سب سے بڑی خصوصیت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”فرما دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ

بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں۔“

(۲) عقیدہ رسالت :-

اسلامی تہذیب کی دوسری

خصوصیت رسالت ہے۔ مسلمان اپنی پوری

زندگی نبی کے طریقے کے مطابق گزارنا چاہتے

ہیں جب کہ نوزندان مغرب کسی ایک شخص

کو پدایت کا روشن مینار تسلیم کرنے کے لیے تیار

نہیں۔ ہر فیصلہ اپنی عقل کی روشنی میں کرنا

چاہتے ہیں جب کہ مسلمان بقول اقبالؒ:

مصطفیٰ ہر سماں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بادشہ سیدی تمام بولہبی اوست

(۱۱۱) عقیقہ آخرت:

اسلامی تہذیب کی یہ خصوصیت ہے جو انسان کو جزا و سزا کا ایک مکمل نظام فراہم کرتا ہے جب کہ مغربی تہذیب جزا و سزائے عقیقہ سے بالکل ماوراء ہے۔

(۱۱۲) عبادات:

عبادات میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان چاہے مشرق میں ہوں چاہے مغرب میں اپنی ان تہذیبی اقدار سے نہ صرف آگاہ ہیں بلکہ ممکن حد تک ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

(۱۱۳) سادگی:-

سادگی اسلامی تہذیب کا طرہ امتیاز ہے اور ایک بنیادی قدر ہے۔ خلفائے راشدین سے لے کر آج تک بہت سے مسلمان حکمران سادگی کو اپنا شعار سمجھتے تھے۔

(۱۱۴) مساوات:-

اسلامی تہذیب کی ایک

بڑی خصوصیت مسادات ہے۔ اسلام طبقاتی
 تقسیم، قوم و قبیلہ، رنگ و نسل کے
 فرق و امتیاز کا قائل نہیں۔ اسلام
 بتذیب میں امیر و عزیز، آقا و غلام
 اور عربی عجمی کے درمیان کوئی فرق نہیں
 ہے۔ خلیفہ وقت بھی نماز میں عام مسلمانوں
 کے برابر کھڑا ہوگا۔ اسلام میں عزت و
 عظمت کا مدار و الحفظ خوف خدا پر ہے۔
 اسلامی بتذیب کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ
 بقول اقبالؒ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو لئے محمود و ایاز
 نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

(۷۱) عدل و انصاف:

قرآن کریم اور احادیث
 طیبات میں بار بار عدل و انصاف کا حکم ہوتا
 ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:

”عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے“
 (المائدہ)

ترجمہ:

”اور انصاف کرو جسے اللہ تعالیٰ
 انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“
 (البقرات)

(viii) اخوت:

اسلامی بہن بھائی کی ایک

اہم صفت اخوت ہے جس کا مطلب ہے کہ

سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی

بھائی ہیں۔“

(الجہرات)

(ix) رواداری :-

رواداری سے مراد ہے کہ

دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ ہی ایسا سلوک کیا جائے جیسا کہ ہم مذہبوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

ترجمہ:

”وہ دین میں کوئی جبر نہیں۔“

(البقرہ)

(x) توازن و اعتدال :-

اس کا مطلب ہے کہ

زندگی کے تمام پہلوؤں میں اعتدال پسندی مابین رومی اور توازن کو فروغ دیا جائے تاکہ معاشرتی استحکام بھی ملے اور انسانی فلاح و بہبود کو ترقی ملے۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

دو بہترین معاملہ میانہ روی ہے

خلاصہ بحث :-

اسلامی تہذیب ایک
آفاقیت اور عالمگیریت ہے کیونکہ اس
میں کسی قسم کا فرق اور امتیاز نہیں ہے
اسلامی تہذیب ایک فرد کی صرف مادی
ضروریات کو پورا نہیں کرتی بلکہ اس
کے اخلاقی اور روحانی وجود کی تعمیر کا
بھی مہم اٹھاتی ہے۔ بلکہ معاشرتی نظام
کا وجود کتنا ہے۔ اقبال نے درست کہا تھا

محفاری تہذیب اپنے حنجر سے آب خود کشی کرے گی...
جو شاخ نازک رہ آشیانہ بنے گا نایا تبار ہوگا